مرثیۂ پرشیون

۱۳۲۳ھ

المعروف بہ

شمع شبستان کلیم

۱۳۲۳ھ

یعنی ذکر وصال و تاریخ ہائے انتقال حضرت مولانا شاہ حافظ حاجی
حکیم محمد حسین صاحب چشتی صابری محب اللٰہی الہ آبادی رحمۃ اللہ علیہ

محمد عبدالکریم کلیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامدًا و مصلیًا و مسلما

حضرات! حضرت امام العاشقین سلطان الواصلین عمدۃ العلما قدوۃ الفضلا
آیت من آیات اللہ۔ الفانی فی اللہ والباقی باللہ حاجی حرمین شریفین جناب حافظ
مولانا مولوی محمد حسین محب اللہی الہ آبادی قدس سرہ اللہ الہادی کے نام نامی
سے واقف کون فرد بشر نہیں۔ کونسا شیشہ دل ہے جسپر وہ اسم مبارک کالنقش
فی الحجر نہیں۔ ایک عالم اوس گوہر بحر خوبی کا آشنا۔ ایک زمانہ اوس گل گلزار محبوبی کا
والہ و شیدا۔ سرکار کی اس دنیائے فانی سے رحلت۔ آفت مصیبت نمونہ قیامت۔
ساری خلقت اس صدمہ جانکاہ سے نیم بسمل۔ جسپر جیسی گذرتی ہے وہ جانے یا اوسکا
دل۔ اس فقیر حقیر نے کہ اوس خلیل کے خوان مکرمت کا زلہ ربا اور اوس شاہ جلیل کے
در دولت کا گدا ہے چند تاریخیں بغرض یادگاری سال وصال جناب محترم الیہ
(نور اللہ ضریحہ) تحریر کیں تہیں۔ چونکہ مقصود اور مآل تصنیف یہ نہ تہا کہ شعرا اور ارباب
سخن آئین اور اون سے تحسین و آفریں کے خوش آیند کلمے سنے جائیں۔ اسلئے تا عرصہ
بعید وہ میرے ہی علم تک محدود رہیں۔ اتفاقًا حال میں وہ مجموعہ میرے بعض
احباب و اعزہ کے ملاحظہ سے گذرا جنھوں نے اوسے زیادہ از امید پسند خاطر ہی
نہیں کیا بلکہ مجھے اس امر پر مجبور کیا کہ میں اعلیٰ حضرت کا ایک مرثیہ غم بھی تحریر کروں۔
اس موقع پر مجھے یہ ظاہر کرنا نامناسب نہوگا کہ میں نہ استاد فن ہوں۔ نہ اعلیٰ درجہ کا

مشاق سخن۔ نہ مجھے دعوے یکتائی۔ نہ میری زبانمیں علی وجہ الکمال گویائی لمختصر سب کے اصرار بلیغ نے مجبور کیا۔ آخر لکھنا منظور کیا۔ غم و حسرت اور رنج و مصیبت جسکا دل سرچشمہ ہو رہا تھا اوسکی ایک عکسی تصویر مرثیہ کے پیرایہ میں دکھلائی گئی ہے۔ فراق کی شرح ہے اور غم کے داستان۔ دل کا حال ہے اور اپنی زبان۔ غرض و غایت سرکار کی قبولیت و رضا ہے۔ نہ کہ ارباب سخن کی واہ وا۔ بعض امور ایسے پیش آئے کہ زیادہ وقت نہ ملا۔ اور یہ مرثیہ بات کی بات میں لکھا گیا۔ جنکے قلوب صدمہ فراق یار سے چور چور ہیں۔ اونکا کیا کہنا۔ وہ تو نور علی نور ہیں۔ شاعران شیریں مقال اگر اس سے حظ وافر اٹھائیں دعاے خیر سے یاد فرمائیں۔ ورنہ معاف کریں مورد ملامت نہ بنائیں۔ والسلام *

کلیم عفی عنہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

آہ یہ کیا ہے آج شورش غم — کیوں زمانے کی آنکھ ہے پُرنم
کیوں ہے ہر دل اسیر رنج و محن — کیوں ہے ہر جاں غریق بحر الم
کیوں ہے ہر آنکھ سے لہو جاری — کیوں ہے ہر سینہ کوفت کا محرم
کیوں یہ چلتی ہے باد وحشت خیز — کیوں یہ ہے ہو کا ہر طرف عالم
کفِ افسوس سے ملتے ہیں سبھی — کر رہے ہیں نہاں سب ماتم
کیا زمانہ نے رنگ دکھلایا — کیا کیا آسماں نے آج ستم
غم میں ہیں شیخ و برہمن کس کے — دیر کیوں بت ہے کیوں خموش حرم
آج ناشاد کیوں ہیں اہل جہاں — آج آباد کیوں ہے ملک عدم

ہمنشیں یہ ملال کس کا ہے
سچ بتا انتقال کس کا ہے

شام سے یہ خبر ہوئی مشہور — شیخ الآفاق و سید جمہور
تھا محمد حسین جسکا نام — فیض سے جسکے تھا جہاں معمور
جسکا ہر ایک شغل تھا محمود — جس کی ہر بات حق کو تھی منظور
جسکی عزت کا ہر طرف چرچا — جسکی عظمت کا ہر جگہہ مذکور
جسکی دیدار سے بصیر آنکھیں — جسکی الفت سے جان و دل مسرور
طاعت رب اطاعت اوسکی تھی — اوسکا فرمان حق کا تھا منشور
دیکھہ لیتی کہیں جو اوسکی شکل — جاند ہی میں نکلتی حور قصور

جسکی تنویر تھی فروغ اللہ جسکی تصویر تھی سراپا نور

دفعتہً مرگ ناگہانی سے

اُٹھ گیا وہ جہان فانی سے

۳ ہائے جاتی رہی بہار چمن پائمال خزاں ہوا گلشن

کس طرف جاکے دلکو بہلائیں بدتر از دشت ہوگیا ہے وطن

ہائے افسوس صبر کیونکر آئے یہ الم یہ قلق یہ غم یہ محن

جسکی صحبت سے جسکی صورت سے قلب ما شاد و چشم ما روشن

ہائے اوسکی جنازہ برداری ہائے وہ شاہ افتخار زمن

گوشۂ قبر میں وہ سووے ہائے چشم انساں میں جسکا تہا مسکن

ورع و تقویٰ لباس جسکا تہا آج وہ زیب تن کئے ہے کفن

کعبۂ دل میں تہی جگہہ جسکی ہائے اوسکا بزیر زمین مدفن

گل گریباں دریدہ واویلا

صبح محشر دمیدہ واویلا

۴ چمن دہر ہوگیا برباد اب ہے ویران گلشن ایجاد

کیا بتاؤں جہاں سے کون گیا کیوں ہے ماتم کدہ الہ آباد

کیا کہوں دلپر کیا گذرتی ہے کسکو دلکی سناؤں میں روداد

ہوں اسیر طلسم حسرت و غم بہولتا ہی نہیں ہے وہ آزاد

کس سے احوال دل کہوں جاکر کون بیکس کی اب سنے فریاد

میں ہوں اور گوشہ ہائے تنہائی حسرت و غم ہے اور دل ناشاد

جاں بلب ہوں فراق جاناں میں ‏ ‏ ‏ ‏ یاالٰہی ہے اب دمِ امداد

آپ ہیں کیوں خموش مولانا ‏ ‏ ‏ ‏ کچھ تو کیجیے زبان سے ارشاد

سن لو میری بہت ہے دل بےچین

یا محمد بحزن پاک حسینؓ

کیوں نہو قلب مضطرب مغموم ‏ ‏ ‏ ‏ ہوگئی رونق جہاں معدوم

آہ خفاجی[1] و حمیدی[2] وقت ‏ ‏ ‏ ‏ فیض جنکا تھا ہند سے تا روم

آہ اوزاعی[3] و خزیمہ[4] عصر ‏ ‏ ‏ ‏ جنکی افضل سے دہر میں تھی دھوم

آہ علامۂ زمین جہاں ‏ ‏ ‏ ‏ آہ اے افتخار بحر علوم[6]

آہ جوزی[7] و قونوی[8] زماں ‏ ‏ ‏ ‏ آپکی قدر اب ہوئی معلوم

آہ تفسیر و علم فقہ و حدیث ‏ ‏ ‏ ‏ لے گئے اپنے ساتھ سب مرحوم

اُٹھ گیا ہائے علم دیں کا عمل ‏ ‏ ‏ ‏ خبط معقول کا ہے اب مفہوم

ہندسہ اک ہے نقطۂ فرضی ‏ ‏ ‏ ‏ اب مساحت ہے اک خط موہوم

---

[1] ادب و لغت و تفسیر کے مشہور محققین سے ہیں [2] ابو عبداللہ محمد بن ابی نصر ازدی حمیدی اُندلس کے رہنے والے ہیں بخاری کے اساتذہ سے تھے ۴۸۸ھ میں انتقال فرمایا۔ [3] عبدالرحمٰن ابن عمرو اوزاعی تبع تابعین سے ہیں امام فقہ و حدیث تھے ۱۵۷ھ میں وفات پائی۔ [4] ابو عبداللہ محمد بن اسحاق بن خزیمہ اکابر محدثین سے تھے [5] محدث صاحب سنن مشہور لوگوں میں سے ہیں [6] ابو العیاش عبدالعلی محمد بحر العلوم بن مولانا نظام الدین محمد انصاری سہالوی نہایت نامور اور مشہور علماء فرنگی محل لکھنؤ سے تھے پایۂ تحقیق میں قدما سے سبقت لے گئے سب علوم کے ماہر تھے مگر اصول و فقہ و منطق وغیرہ انکا خاص حصہ تھا [7] شیخ شمس الدین ابوالفرج بن الجوزی اکابر محدثین سے تھے حضرت شیخ مصلح الدین سعدی شیرازی کے اُستاد تھے [8] مولانا صدر الدین قونوی امام تصوف تھے حضرت محی الدین بن عربی کے خلیفہ اور شاگرد تھے۔

آہ فخر جلال[1] دوانی
آہ رشک علاء[2] سمنانی

زندگی کا کچھ اب مزا نہ رہا	اب کوئی دل میں حوصلا نہ رہا
پارسائی ہے ایک حرف غلط	آہ وہ مرد پارسا نہ رہا
دلربائی کا نام باقی ہے	سارے عالم کا دلربا نہ رہا
مقتدائے جہاں نے رحلت کی	ہائے اب کوئی پیشوا نہ رہا
کون بتلائے اب رہ تحقیق	وہ حق آگاہ باصفا نہ رہا
ہائے اب کس سے راستہ پوچھیں	منزل حق کا رہنما نہ رہا
اب کسی جھک کے ہم کریں تسلیم	سالک مسلک رضا نہ رہا
دیکھیے کسطرح ہو بیڑا پار	اپنی کشتی کا ناخدا نہ رہا

ابن احمد[3] حنیف وقت بمرد
میر سید شریف[4] وقت بمرد

وہ گل باغ کامرانی تھا	چارہ ساز غم نہانی تھا
وقت کا تھا ظہیر فارابی[5]	آج وہ بوعلی[6] ثانی تھا

[1] محمد بن اسعد مولانا جلال الدین صدیقی شافعی دوانی قاضی فارس تمام علوم خصوصاً عقلیات میں فائق تھے علامہ سید شریف کے شاگرد تھے ۹۰۸ھ میں وفات پائی ۔ [2] حضرت شیخ علاء الدین سمنانی طریقت و معرفت و تصوف کے امام تھے ۔ [3] ابو العباس ابن احمد دینوری شیخ ابن دستویہ [4] میر سید شریف جامع جمیع علوم اور امام معقولات تھے شرح مواقف ۔ تعریفات ۔ میر قطبی حاشیہ کشاف آپکے مشہور تصانیف سے ہیں ۔
[5] ابو نصر محمد ابن طرخان الفارابی مشہور لوگوں میں سے ہیں [6] حسین بوعلی سینا معلم ثالث ۳۷۰ھ میں بمقام بخارا پیدا ہوئے ۴۲۸ھ میں بمقام ہمدان وفات پائی ۔ شفا و اشارات انکی مشہور تصنیف ہے ۔

وہ سیوطیؔ عہد تھا لاریب　　وہ زمانہ کا عسقلانیؔ تھا

وہ تصوف کے چرخ کا تھا مہر　　بلکہ اک نور آسمانی تھا

دہن اوسکا تھا موتیوں کی کان　　کام اوسکا گہر فشانی تھا

دلنوازی تھی اوسکی خصلت خاص　　مشغلہ اوسکا مہربانی تھا

اوسکی ہر ایک بات انوکھی تھی　　وہ شہنشاہ خوش بیانی تھا

باغ عرفاں اوسی سے تھا شاداب　　وہ گل گلشن معانی تھا

آہ رتبے نہ یہ ملینگے کبھی

اب کسی کے فرشتہ خاں کو بھی

کیوں نہوں مضطرب خواص و عوام　　کیوں نہ چاروں طرف مچے کہرام

مجلس علم دیں ہوئی برہم　　اُٹھ گیا ہائے حامی اسلام

مرجع جزو و کل ولی خدا　　مظہر ذوالجلال والاکرام

بجھگئی شمع مسجد و محراب　　گم ہوئی رونق صیام و قیام

دیدۂ مہر و مہ سے دیکھہ فلک　　انقلاب لیالی و ایام

بول۔ انصاف شرط ہے۔ کیونکر　　دل اندوہگیں کو ہو آرام

لطف جینے میں کچھ نہیں ملتا　　اب ہمارا ہے زندگی کو سلام

اپنی آنکھوں میں ہے جہاں تاریک　　اب عجم ہے حبش عرب ہے شام

---

۱ حافظ عبدالرحمٰن بن ابی بکر جلال الدین سیوطی اکابر محدثین سے ہیں سیوطا مصر میں ایک بستی ہے وہاں کے رہنے والے تھے ۹۱۱ھ میں وفات پائی ۲ الشیخ الاسلام ابی الفضل احمد بن علی ابن حجر العسقلانی امام حدیث تھے ۸۵۲ھ میں وفات پائی۔

ایسا اب فاضل ادیب کہاں
اب کسیکو یہ دن نصیب کہاں

علم کا قدرداں نہیں کوئی   دین کا مہرباں نہیں کوئی
ہند میں گو بہت ہیں اہل کمال   فخر ہندوستاں نہیں کوئی
ہے نے مانا جہاں نہیں خالی   افتخار جہاں نہیں کوئی
منہ سے جھڑتے تھے پھول وقت سخن   ایسا اب خوش بیاں نہیں کوئی
کسکی اب اتباع کیجائے   مقتدائے زماں نہیں کوئی
بند کشف و مراقبہ کے ہیں در   حق کا اب رازداں نہیں کوئی
اے قیامت اٹھا نقاب اپنا   دیکھ لے اب یہاں نہیں کوئی
صور پھونکیں کہاں ہیں اسرافیل   جینے سے شادماں نہیں کوئی

تہ و بالا ہو کون اور مکان
شور رہو کل من علیہا فان

آہ کیا جاں زار ہو ترقیم   دل ہے جاں دادۂ عذاب الیم
آہ اس کارگاہ فانی سے   ہو وہ معدوم جسکا نقش عدیم
جسکا حجرہ تھا اہل دل کے لئے   وادی ایمن جناب کلیم
جسکی صحبت فضائے قربت حق   جسکی باتیں شمیم باد نسیم
جسکی محفل ریاض خلد بریں   جسکی قندیل نور عقل سلیم
جسکے ہر حرف میں ہزار سبق   جسکے ہر لفظ میں تھی سو تعلیم
صرف و نحو اوسکے درسکا حاجب خاص   ادب اوسکا نیازمند صمیم

کیا بتاؤں کہ کیا تھی اوسکی ذات　　کیا کہوں میں کہ کون تھا وہ حکیم

نازبردار بے نیازی تھا

جامعیت میں فخر[۱] رازی تھا

۱۱

کیوں نہ سینہ میں ہو غم جانکاہ　　کیوں کلیجہ نہ منہ کو آئے آہ

کیوں نہ آنکھوں سے ہو رواں آنسو　　کیوں نہ دلکا ہو غم سے حال تباہ

اوٹھ گیا اس جہاں سے سید قوم　　وارث و نایب رسول اللہ

پاک دل پاک ذات و پاک صفات　　حق نما حق پرست و حق آگاہ

ہاے وہ آفتاب اوج کمال　　ہاے وہ بادشاہ شرع پناہ

جسکا ہر موے تن تھا ذکر کناں　　ہر نفس لا الٰہ الا اللہ

ایکدم کلمۂ شہادت سے　　وہ نہ غافل ہوا خدا ہے گواہ

دن کو ہونا تھا کالی رات اوسدن　　تا دکھائی ندے یہ روز سیاہ

دلِ عالم ہے بیقرار افسوس

ہاے افسوس صد ہزار افسوس

۱۲

مرغ دل ہے اسیر سوز و گداز　　طایر ہوش ہے فلک پرواز

آہ فرماں رواے کشور فقر　　آہ سلطان دین فقیر نواز

جسکی رحلت سے ہوگئے ویراں　　سیکڑوں گھر سواے قصر نماز

جسکی الفت دلوں میں گھتی تھی　　کیا حقیقت تری ہے عشق مجاز

اوسکی جلوت خیام عشق و خلوص　　اوسکی خلوت مقام راز و نیاز

---

[۱] امام فخر الدین رازی رازکے رہنے والے تھے۔ امام فلسفہ و کلام تھے تفسیر کبیر انکی مشہور تصنیف ہے۔

ہائے وہ بادشاہ ملک سخن جسپہ تہا نظم و نثر کو خود ناز
ثعلبی و زمخشری[2] کی نثر سحر اگر ہے تو اسکی بات اعجاز
روح اوسپر فدا فرزدق[3] کی صدقے اوس گل پہ بلبل شیراز[4]

حق یہ ہے فضل اوسی کا تہا حصہ
ماوری سب کہانی اور قصہ

۱۳
آہ اب کسپہ جاں نثار کریں آہ اب کسکو دل سے پیار کریں
صبر کیسے کریں بتائے کوئی جبر کسطرح اختیار کریں
صبر آتا نہیں یہ مشکل ہے یوں تو کرنیکو ہم ہزار کریں
اب کہاں جائیں کس جگہہ بیٹھیں کسپہ اظہار حال زار کریں
کوئی تدبیر بن نہیں آتی کیا علاج دل فگار کریں
رنج و غم سے کہو خدا کے لئے میرے دلکو نہ بیقرار کریں
ہائے لائیں کہاں سے ایسے لفظ جنمیں ذکر وداع یار کریں
کوئی چارہ نہیں بجز اسکے زندگی کی گہڑی شمار کریں

جاں ہوئی جسم زار سے باہر
دل ہوا اختیار سے باہر

۱۴
آج وہ سید انام نہیں وہ امام فلک مقام نہیں

---

۱ ادیب مشہور تھے۔ ۲ علامہ ابوالقاسم محمود ابن عمر الملقب بہ جار اللہ بمقام زمخشر ۴۶۷ھ میں پیدا ہوئے ۵۳۸ھ میں وفات پائی تفسیر کشاف انکی مشہور تصنیف ہے۔ ۳ ابو فراس ہمام بن غالب بن صعصعہ مشہور شاعر تہا امام زین العابدین کا مداح تہا۔ ۴ کنایہ ہے سعدی شیرازی سے۔

جس طرف دیکھیے اُٹھا کے نظر — وہ شریعت کی دھوم دھام نہیں
کھل گیا جلد دیں کا شیرازہ — ہائے اب کوئی انتظام نہیں
گوشۂ غم میں عاشقان حزیں — بیٹھے ہیں اور کوئی کام نہیں
چشم محراب اشک ریزاں ہے — مقتدی جمع ہیں امام نہیں
رحلت یار کا ہے علم سے قول — نہ مٹا دوں تجھے تو نام نہیں
اوسکی باتیں نبات تھیں گویا — جسکی شیرینی میں کلام نہیں
مفت نازاں ہیں لوگ عشرت پر — زندگی کا کوئی قیام نہیں

ہیچ ہے کاروبار دنیا کا
کچھ نہیں اعتبار دنیا کا

۱۵

بزم ہے اب نہ یار باقی ہے — صرف مے کا خمار باقی ہے
نہ رہا وہ حبیب ہائے ہنوز — گردش روزگار باقی ہے
نقش ہے لوح دل پہ صورت پاک — یار کی یادگار باقی ہے
ذاکر حق نہیں مگر اوسکا — ذکر لیل و نہار باقی ہے
دل تو پہلو میں اب نہیں لیکن — دیدۂ اشکبار باقی ہے
اُٹھ گیا دوست مرثیہ کے لئے — ہائے یہ خاکسار باقی ہے
ہائے کیوں ہم نہ مر گئے افسوس — کیوں یہ مشت غبار باقی ہے
سبکو ہونا ہے ایکروز فنا — ذات پروردگار باقی ہے

تا کجا اے کلیم طول کلام
ختم کن۔ والسلام۔ خیر ختام

تاریخہائے انتقال حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ

۱

آہ حافظ محمد حسین صاحب آہ
۱۳۲۲ھ

۲

آں محمد حسین مفتی دیں — آفتاب یقین و شرع متیں
حافظ و حاجی و حکیم و ولی — افتخارِ جمیع مجتہدیں
از رجب ہشتم و دوشنبہ بود — کہ سفر کرد ازیں جہان حزیں
عین در وجد از سماع شدہ — روح او جلوہ گر بہ علیّیں
مولد و مسکنش الٰہ آباد — مدفن اجمیر افتخار زمیں
ہاتف غیب سال نقل کلیم — گفت۔ ہادی و شمس خلد بریں
۱۳۲۲ھ

۳

مولانا مہ سپہر عرفاں — چوں گشت بہار باغ رضواں
تاریخ کلیم کرد تحریر — سر دفتر دین و پدر ایماں
۱۳۲۲ھ

۴

کامل وقت بود مولانا — از جہاں رفت آں خدا بیں ہائے

سن رحلت کلیم کرد رقم — انتقال شہنشہ دیں ہائے
۱۳۲۲ھ

۵

آہ چو مولانا شہنشاہ دیں — رفت ز دنیا سوے خلد بریں
سال الم فکر سلیم کلیم — کرد رقم - منتخب مسلمیں
۱۳۲۲ھ

۶

مولانا کہ جانب جناں رفت — مثلش نہ شنیدہ و نہ دیدہ
تاریخ کلیم کرد تحریر — بیتاب خدا خدا رسیدہ
۱۹۰۴ء

۷

شہ محمد حسین قطب زماں — فخر دین آفتاب ہندستاں
عین در حالت سماع نمود — جان پاکش وصال باجاناں
حق بیار است بہر آں شہ دیں — قصر عالی روضۂ رضواں
آمدند و ہمہ نثار شدند — یکطرف حور و یکطرف غلماں
سن رحلت کلیم خستہ جگر — گفت - باد بہار باغ جناں
۱۳۲۲ھ

۸

مولانا نور جان و جہاں — ماہ دین و مہر ایماں
تاریخ وصالش گفت کلیم — نجم وحدت شمع عرفاں
۱۳۲۲ھ

۹

جہاں تاریک شد از رحلت مولانا وا دردا — بشد از دین و دنیا نور فضل و رونق خوبی
کلیم اجماع تاریخین بہر سال انتقالش بیں — خسوف ماہ درویشی - غروب ماہ محبوبی
۱۳۲۲ھ ۱۳۲۲ھ

۱۰

چو مولانا ولی خاص یزداں   شہ اسلام و دیں سلطان جمہور

ازیں دار فنا فرمود رحلت   بہ جنت رفت آں مرحوم و مغفور

کلیم خستہ سال نقل بنوشت   چہ مطلوب خدا نور علی نور

۱۳۲۲ھ

۱۱

چوں بہ جنت رسید مولانا   کاشف علم آشکار و نہفت

ہاتف غیب سال نقل کلیم   صوفی پاکذات بود ۔ بگفت

۱۳۲۲ھ

۱۲

مولانا سرور دیں چشم و چراغ ایماں   جان و دل معارف شاہنشہ حقایق

روز دوشنبہ ہشتم بود از رجب کہ آں شہ   رفت از جہاں گسستہ ز اہل جہاں علایق

در فکر سال رحلت بودم کہ ہاتف غیب   از من کلیم ناگہ گفت ۔ اشرف خلایق

۱۳۲۲ھ

۱۳

شہ محمد حسینؒ حق آگاہ   ماہ اسلام و شاہ شرع پناہ

آج وہ آشنائے قلزم حق   بحر ہستی کو کر گیا طے آہ

جب ہوئی آرزوئے سال وصال   فکر کرنے لگا میں زار و تباہ

ناگہاں اے کلیم ہاتف نے   دی یہ آواز ۔ لکھ ۔ فروغ اللہ

۱۳۲۲ھ

۱۴

شہ محمد حسینؒ کامل دین   زبدۂ اولیائے اہل یقیں

مقتدائے انام و فخر انام   پیشوائے تمام اہل زمیں

زبدۂ عالمان شرع شریف — عمدۂ مفتیان دین متین
آہ رحلت نمود زیں عالم — گشت در بوستان خلد مکیں
سن نقلش کلیم کرد رقم — مہ عدن و امیر خلد بریں
۱۳۲۲ھ

۱۵

آہ دنیا سے گیا سلطان دیں — ہائے محبوب حضور کبریا
میں نے سال نقل یہ لکھا کلیم — وائے محبوب حضور کبریا
۱۳۲۲ھ

۱۶

مولانا ہوئے جناں میں داخل — مطلق نے قید کو ہے چھوڑا
کیا خوب کلیم ہے یہ تاریخ — حضرت نے عبید کو ہے چھوڑا
۱۴۰۸ — ۸۶ ۱۳۲۲ھ

۱۷

مرشد وقت نے کیا روضۂ خلد کا سفر — گلشن فقر و دین کے آپ تھے اک حسین گل
کیسے دکھا رہا ہے روز رنگ یہ آسماں نئے — کیسی کھلا رہی ہے ہائے خواندنوں پہ بین گل
فکر جو سال غم کی تھی مجھکو کلیم ناگہاں — ہاتف غیب نے کہا۔ آج چراغ دین گل
۱۳۲۲ھ

۱۸

گئے فردوس میں سرکار میرے — ولی حق تعالیٰ مرجع کل
کہا اسلام نے بے تاج ہو کر — سن رحلت۔ چراغ دو جہاں گل
۱۰- ۱۳۲۲ھ

۱۹

آہ بابائی میرے مرشد نے وفات — ہائے سے تھے سرکار فخر کائنات
میں نے یہ تاریخ غم لکھی کلیم — آہ امام دیں ولی پاک ذات

۲۰

شاہ جنت ہوئے جو مولانا — یہ مراتب ہیں باعث خواجہ
اہل اجمیر سب یہ کہتے ہیں — سال رحلت ہے۔ وارث خواجہ
۱۳۲۲ھ

۲۱

میرے پیر حافظ محمد حسینؒ — ہوئے نور افزائے فردوس جب
ہوئی فکر تاریخ مجھکو کلیم — کہا مجھسے ہاتف نے خورشید رب
۱۳۲۲ھ

۲۲

جہاں سے کی ہے مولانا نے رحلت — قیامت ہے قیامت ہے قیامت
سن رحلت کلیم خستہ جاں سے — کہا دل نے شہنشاہ کرامت
۱۳۲۲ھ

۲۳

پہونچے مولانا سوئے باغ جناں — اور باغ جہاں کو چھوڑ دیا
میں نے تاریخ یہ لکھی ہے کلیم — خضر نے کارواں کو چھوڑ دیا
۱۶۰۰ - ۲۷۸ = ۱۳۲۲ھ

۲۴

سلطان دیں پناہ محمد حسینؒ نام — یاں بادشاہ دین تھے واں خلد کے امیر
تاریخ نقل کی تھی مجھے فکر اے کلیم — آئی ندائے غیب کہ۔ سلطان بے نظیر
۱۳۲۲ھ

۲۵

خسرو دیں تھے ہائے مولانا — کی جو دنیا سے آپنے رحلت
میں نے تاریخ پائی حوروں سے — کہتی تھیں۔ آپ خسرو جنت
۱۳۲۲ھ

۲۶

مولانا نورِ جان و دلِ اولیائے حق | دنیا میں فخرِ دیں تھے وہاں فخرِ عاقبت
تاریخ مجھسے عالمِ رویا میں اے **کلیم** | جبرئیل کہہ گئے۔ گلِ دنیا و آخرت

۱۳۲۲ھ

۲۷

حافظ حکیم حاجی محمد حسین شاہ | مقبول بارگاہ خدا نائب نبی
جنت میں جب گئے سن رحلت **کلیم** نے | مخدوم کائنات و ولی زماں۔ لکھی

۱۳۲۲ھ

۲۸

باغ فردوس تو مولانا سے آباد ہوا | مگر افسوس کہ ویراں ہوا باغ عمر
آپکی ذات سے تھا فخر ہر اک عارف کو | اب کہاں وہ گل خوشبو اور وہ دماغ عرفا
آپکے واصل حق ہونیکی تاریخ **کلیم** | عیسوی سال میں ہے۔ چشم و چراغ عرفا

۱۹۰۴ء

۲۹

مولانا کو حق نے ہے بلا کر | جنت کی بسائی اونسے بستی
تاریخ کہی **کلیم** مجھسے | ہاتف نے۔ مہِ خدا پرستی

۱۳۲۲ھ

۳۰

مرے پیر خواجہ کے دیس میں ہوئے عین وجد میں جا بحق
یہ کمال شان حضور ہے یہ عجیب راز و نیاز ہے
جو **کلیم** سال وصال کی ہوئی فکر مجھکو تو غیب سے
یہ ندا ہوئی کہ سن الم۔ ولی غریب نواز۔ ہے

۱۳۲۲ھ

۳۱

شاہ محمد حسین صوفی حق
مجتہد اور پیشوائے وقت

سن رحلت کلیم اونکا ہے
قطب الاقطاب و مقتدائے وقت
۱۳۲۲ھ

۳۲

مولانا اکمل دیں مقبول رب علّام
فرمایا آپنے جب باغ ارم میں آرام

اہل زمیں کو فکر تاریخ تھی کلیم آہ
آئی ندا فلک سے - خورشید دین و اسلام
۱۳۲۲ھ

۳۳

مولانا ہوئے جو داخل خلد
دل سے ہوئے شادماں بہشتی

اوس شاہ کی اے کلیم مضطر
تاریخ ہے - تاجدار چشتی
۱۳۲۲ھ

۳۴

چو روح پاک آں نور دل و جاں
ولی حق فدائے خاص خواجہ

بہ جنت رفت جا دادہ تنش را
در دولت سرائے خاص خواجہ

چو او محبوب خواجہ بود زاں رو
رضائے او رضائے خاص خواجہ

چہ جائے او بجائے خواجہ باشد
سن رحلت - بجائے خاص خواجہ
۱۳۲۲ھ

۳۵

ہوئے اللہ سے مولانا واصل
زمانہ میں نہ تھا جنکا مقابل

سن رحلت کلیم خستہ جاں نے
ادب سے کی رقم - شمع افاضل
۱۳۲۲ھ

۳۶

حافظ حکیم شاہ محمد حسینؒ آہ
جنت میں چھوڑ کر گئے دنیائے دوں نشست

دربار خواجہ میں ہوئے واصل بحق حضور
تاریخ اے کلیم لکھو۔ خواجہ بہشت
۱۳۲۲ھ

۳۷

وہ مولانا کہ تھے علامۂ دہر
ولی و صوفی و مرتاض یکتا
گئے جب خلد میں۔ تاریخ لکھی
کلیم خستہ نے۔ فیاض یکتا
۱۳۲۲ھ

۳۸

رحلت مولانا سے سارا جہاں
مضطرب ہے ہر طرف کہرام ہے
ہے ندائے ہاتف غیبی کلیم
اسکی تاریخ۔ اضطرار عام ہے
۱۳۲۲ھ

۳۹

ہوئے واصل بحق اک خاص کیفیت میں مولانا
جو عالی فہم ہیں اس موت کو معراج کہتے ہیں
ملایک عرش و کرسی کے سن ترحیل مولانا
ہوا آباد و التجا نہ رب آج۔ کہتے ہیں
۱۳۲۲ھ

۴۰

دنیا سے گئے جسدم حضرت
پائی شہزادہ نے خلافت
میں نے لکھا چھوڑ گیا ہے
جان جہاں کو فخر ولایت
۱۳۲۲ھ ۱۳۲۷ھ ۵

تقاریظ و تاریخہائے طبع

از عمدۃ الفضلا افصح الفصحا عالی جناب معلی القاب مولوی سید اکبر حسین صاحب جج الہ آبادی

مولوی محمد عبد الکریم صاحب کلیم نے جو مولانا محمد حسین صاحب مرحوم کا مرثیہ تصنیف کیا ہے اوسکو میں نے بھی سنا بندشیں نہایت صاف اور پاکیزہ ہیں اور جابجا رعایت لفظی و معنوی بھی موجود ہے جسکو میں نے بہت پسند کیا۔ حضرت کلیم کو مذاق شعر

[illegible] کے قبائح مفقود۔ ہر جنس کے صنائع و بدائع موجود۔ اللہ تعالی انکو [illegible] کے نظر [illegible] اور جب تک کلام پاک میں نام موسی کلیم اللہ مثل تجلی طور روشن رہے کلام کلیم و کلیم [illegible] رونق عزت بخشے اور روزانہ دولت روزافزوں کیطرح ترقی دے۔ آمین ثم آمین

کیا پڑھ رہے ہیں مرثیہ مولانا کا کلیم — سننے کو جسکے یوں ہمہ تن گوش حرف ہے

کیونکر نہ اسکو سن کے ہر اک اشکبار ہو — درد و غم و الم سے ہم آغوش حرف ہے

رویا ہے خون کسلیئے شنجرف کا قلم — کیوں سرخ شکل صورت مینوش حرف ہے

حال وفات لکھکے محمد حسین کا — اتنا ہوا ہے صدمہ کہ بیہوش حرف ہے

آنکھوں سے یہ اشارہ نہیں کرتا ہے غم کا ذکر — گویا ہے اور دیکھیے خاموش حرف ہے

کیسے نہ ابلے چشمۂ چشم اسکی دید سے — اس مرثیہ میں جو ہے وہ سرجوش حرف ہے

افسر تم اسطرح کہو تاریخ طبع کی — ماتم یہ کسکا ہے کہ سیہ پوش حرف ہے

۱۳۲۳ھ

از نتیجۂ فکر بے مثال آفتاب سپہر کمال جناب شاہ امین الدین صاحب قیصر

سجادہ نشین یحیائی افضلی الہ آبادی

جب چھپی نظم آبدار کلیم — آب گوہر کا بہ گیا دریا

واقعی ذکر بے مثال ہے یہ — درج ہے اسمیں حال مولانا

جسنے وقت سماع اکدم میں — منکشف کی رہ فنا و بقا

برج خاکی میں چھپ گیا وہ مہر — نور خالق فروغ تھا جسکا

گل وہی شمع ہو گئی افسوس — جسکی بزم کمال میں تھی ضیا

محفل قدس کیوں نہ ہو تاریک — بجھ گیا شعلۂ چراغ ہدیٰ

ناگہاں جبکہ مجھکو اے قیصر — آگیا دھیان طبع کے سن کا

ہاتف غیب باسر امداد — نغمۂ لطف حق پکار اٹھا

۱۳۲۳ھ

از نتائج فکر تاج الفصحا راس الرؤسا جناب منشی خیر الدین احمد صاحب تعلقہ دار منڈیاہو ضلع جونپور

۱

این نسخہ کہ آمد یک فتنۂ قیامت — ہر حرف اوست آفت ہر لفظ حشر خیز است
تصنیف آن کلیمے کو فخر شاعران است — تاریخ طبع خویش۔ احوال رستخیز است
۱۳۲۳ھ

۲

نہایت پر اثر ہے یہ رسالہ — مصنف اسکا ہے فرزانۂ دہر
چھپا جس وقت یہ مجموعۂ غم — رقم میں نے کیا۔ غمخانۂ دہر
۱۹۰۵ء

۳

واہ کیا مرثیہ ہے۔ زیبا ہے — گر کہیں غم کی اسے ہم تاریخ
مرحلے غم کے جو ہیں درج اسمیں — کیوں نہو مرحلۂ غم۔ تاریخ
۱۳۲۳ھ

از فاضل ادیب شاعر لبیب ملا حبیب اللہ متوطن چریاکوٹ اعظمگڈھ

تناثرت الاوراق عن اشجارها — وان كان ناعي الموت ينأى ويبعد
بموت امام الواصلين وفخرهم — وقدوة من صام النهار ويسجد
رثاه الذي يدعى كليما وينتهي — ذكي فطين مصقع متوقد
مصيب اذا ما ظن في كل رأيه — يرى الامس ما يأتي به اليوم والغد
نضيد من الالفاظ في سلك نظمه — جمان ودر لؤلؤ وزبرجد
رسالته هذي تؤثر في الحشا — وعين تبكيها ولو هي تجمد
فلما اتاني قال قل هي الهما — تذيب قلوبا هاتف متفرد
۱۳۲۳ھ

از جناب مولوی کمال الدین احمد صاحب بی۔ اے۔ الہ آبادی

جب چھپی نظم بے بہائے کلیم — کامل فن کلیم طور سخن
لکھنے تاریخ اے کمال اسکی — کی ہے تحریر۔ ذکر شاہ زمن
۱۳۲۳ھ